نہ قدم نیچے بچھونا ہے نہ سر پر سایا
چرخ ظالم نے ہمین آگے دے یہ لٹوایا
کہ پڑا خاک پہ شادی مین جو کوئی آیا
کہ نہ خیمہ رہا نہ فرش نہ مسند نہ قنات

زخم ہر ایک برانی کے بدن پر کاری
سرنگون بیٹھی ہے غمگین دولھن من ہاری
دیکھ نوشہ کو تو حلقوم سے ہے خون جاری
دمبدم آنکھون سے ٹپکے ہین لہو کے قطرات

تباہ ایسے بھی زمانے مین کہین ہوتی ہین
دیکھکر حال کو ان دونون کے سب روتی ہین
دولھا دولھن کے نصیب ایسے کہین ہوتی ہین
لیکے حیوان سے اب تا بہ جمادات و نبات

غرض اس شادی کی تا حشر رہینگے غم مین
روز و شب خاک بسر ہوئین گے اس ماتم مین
جتنے مخلوق خدا کے ہین اس عالم مین
آدم و دیو و پری حور و ملک اور جنات

طاقت اب سننے کی آگے نہین یہ نظم بیان
سودا کہتے ہین یہ سمجھے سبھی اب خرد و کلان
خون دل ہر مژہ چشم سے کب تک ہو روان
ختم کر مرثیہ بھیج آل محمد پہ صلوات

مرثیہ حضرت

ہائے وے حیدر کے پیارے کیا ہوئے
تھے وہ شہزادے ہمارے کیا ہوئے
کیا کہین رن کو سدھارے کیا ہوئے
کربلا مین کن نے مارے کیا ہوئے

فاطمہ کہتی ہین رو رو زار زار
اُنکے بن دیکھے نہین مجکو قرار
کیا ہوئے فرزند میرے تاجدار
کوئی اتنا جا پکارے کیا ہوئے

دلکے میرے چین اور نور عین
دھوتی تھی ہر دم مین جن کے پیرہن
چاند سے مکھڑے تھے اور گل سے بدن
سو مری آنکھون کے تارے کیا ہوئے

جن کو مین اتنا کیا تھا بر مین پال
دیکھ نہین سکتی تھی بھوکا سو وہ لال
تشت و شو کرتی تھی جنکے سر کے بال
تشنہ لب دریا کنارے کیا ہوئے

گھر مین اب مجکو نظر آتے نہین
کوئی تو ڈھونڈھو بھلا جا کر کہین
روتے روتے عمر کی یہ آنکھین بہین
بیوطن بیکس بچارے کیا ہوئے

صدقے مین جاتی تھی جن پر کر نگاہ
تھا گلا جنکا نبی کی بوسہ گاہ
گر کہین جاتے تو مین تکتی تھی راہ
دے ہمین سر کے دلارے کیا ہوئے

گر نظر آئے وہ مجکو لاکہ بیر
دیکھنے سے اُنکے ہوتی تھی نہ سیر

میری آنکھوں میں ہے ان کے اندھیر
صبح آنکھو دیکھتی تھی اُن سے سحر
گئے کدھر کیا جانئے وہ پاکے دکھ

ہائے میرے وہ پیارے کیا ہوئے
دیکھنے سے انکے تھا جو دل کو شکیب
مجھسی دکھیا کے دکھیارے کیا ہوئے

آنکھ غم میں روتے ہیں روح الامین
پوچھتے ہیں یا امیر المومنین

سر ٹیک پیغمبران مرسلین
عرش کے دُرّے گوشوارے کیا ہوئے

حال دنیا کا جو کرتے ہیں نگاہ
کہتے ہیں جن و ملک بھر بھر کے آہ

سے زمین تا آسمان سب ہیں سیاہ
دین و دنیا کے ستارے کیا ہوئے

آج سونا ہے مدینہ اُن بغیر
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں انکو وحش و طیر

خالی ہے وہ جا جہاں کرتے تھے سیر
تھے جو تخت دل تمہارے کیا ہوئے

وہ جو تھے دونوں ترے نور بصر
کھیلتے پھرتے تھے ہر شام و سحر

نائی پیغمبر کے زہرا کے پسر
وہ جو ہر اک کے دُلارے کیا ہوئے

دیکھکر جنکے تئیں ساتوں فلک
آدمی سے لیکے تا حور و ملک

گرد پھرتے ہیں زمین کے ابتلک
جانیں تھے سب جن پہ واری کیا ہوئے

چھپ گئے زیر زمین وہ آفتاب
صفحۂ دنیا کا رو ہے سیاہ تاب

شاہیوں کے ہاتھ سے آتی شتاب
ہائے دو جگ کے راجا رے کیا ہوئے

پالنا جنکا جھلاتا جبرئیل
باپ سے دلواتے کوثر کی سبیل

بہر آمرزش تھی امت کے کفیل
ہائے دی حق کے سنوارے کیا ہوئے

ہے دل عالم کو انکے غم کا روگ
جو تھے کے سب اقربا کہتے ہیں لوگ

ساکنان عرش تک ہے انکا سوگ
دین کے سالار سارے کیا ہوئے

ہائے جو تھے دین اور دنیا کے تاج
دھڑ پڑے ہیں خاک و خون میں انکے آج

جن سے یاں ایمان نے پایا رواج
سرتنوں سے ہو نیارے کیا ہوئے

اب غرض زہرا یہ کرتی ہیں کلام
رو رو کر کہتا ہے عالم تھے امام

آنکھوں سے بہتے ہیں نالے صبح و شام
حق کی نظروں کے نہارے کیا ہوئے

غم سے انکے زار ہیں سب انس و جان
انکے ماتم میں سکے ہے مہربان

سر کو اپنے پیٹتے ہیں کروبیان
ہائے وہ حیدر کے پیارے کیا ہوئے